النداء

النذیر

AN-NIDA MAGAZINE

مجلہ النداء شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا سنہ ۱۹۸۹

04 قال اللّٰہ

05 قال الرسول ﷺ

06 کلام الامام امام الکلام

08 فرمان خلیفۂ وقت

فہرست

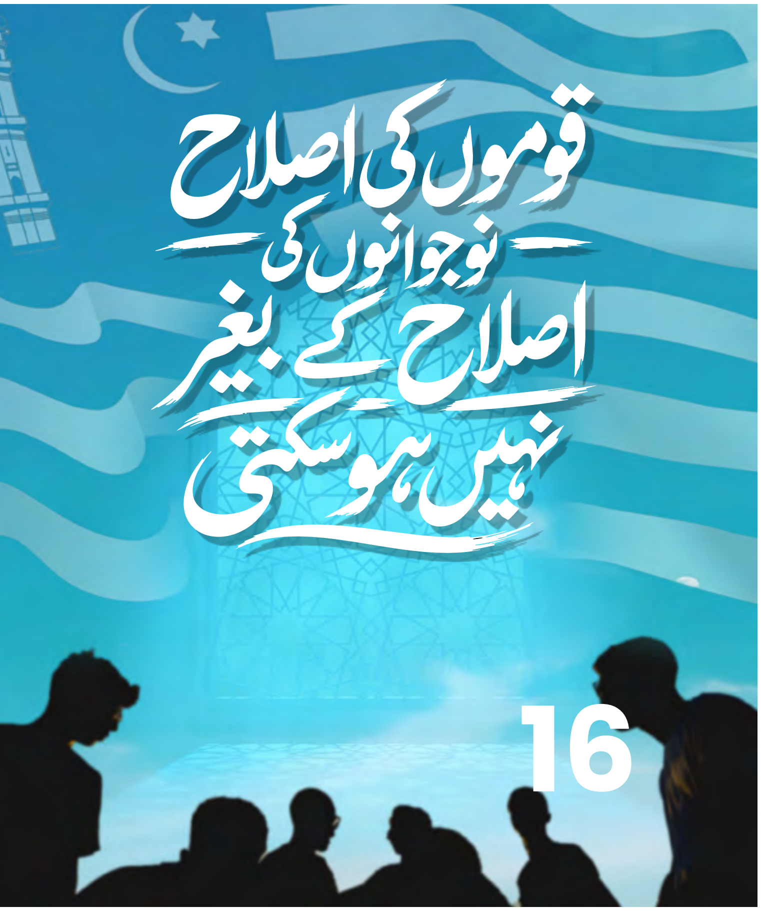

اشاعت ٹیم

صدر مجلس

شاہ رخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مُدیر اعلیٰ

عبد النور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو

حصور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت

رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی

ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران

صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران

عطاء الکریم گوہر صاحب

اسد علی ملک صاحب

ثمر فراز خواجہ صاحب

فراست احمد بشارت صاحب

ڈیزائن

حنان احمد قریشی صاحب

قال اللہ

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی
حالت میں بدل دے گا۔

(سورۃ النور، آیت ٥٦)

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم
مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
شِبْرًا فَمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٌ .

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر میں ایسی بات دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو صبر کرے کیونکہ جو جماعت سے ایک بالشت علیحدہ ہوا اور وہ مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت ہو گی۔

(صحيح مسلم, كتاب الإمارة, باب نمبر ١٣, حديث نمبر ٣٤٢٤)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ

خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو

(روحانی خزائن جلد 6، شہادت القرآن، صفحہ 353)

خلافت

فرمانِ خلیفۂ وقت

خلیفۂ وقت تو راتوں کو اٹھ کر اپنی نمازوں میں افراد جماعت کے لیے دعا کرتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسا ہے جو یہ عمل کرتا ہو؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2025)

خطباتِ امام

تحریز از مدثر عرفان، مجلس مقامی

خلیفہ وقت کے خطبات کی روحانی تاثیرات

ایمان تازہ کر دینے والے واقعات

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی وفات کا وقت قریب ہونے کی خبر دی تو آپؑ نے رسالہ الوصیت تحریر فرمایا اور اس میں جماعت کو وہ عظیم الشان پیغام دیا جو خلافت کی بنیاد ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت یہ ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرے۔ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ میری جدائی سے تمہارے دل غمگیں اور پریشان نہ ہوں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا:

”میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں، اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

آپؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی صورت میں جماعت کی راہنمائی اور نگہبانی کا سلسلہ شروع کیا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آج دنیا کے ہر کونے میں جو جماعت کی ترقی کے نظارے نظر آرہے ہیں وہ اس وعدے کی زندہ تصویریں ہیں۔

آج حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام سن کر مختلف مذاہب، رنگ، نسل اور زبانوں کے لوگ آپؑ کے ہاتھ پر جمع ہو رہے ہیں۔ ۲۱۰ ممالک کے لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے لیے اور خلافت کے لیے جو محبت ہے وہ آپؑ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا ایک زبردست تائیدی نشان ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپؑ یقیناً وہی مسیح اور مہدی ہیں جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

دشمن کی بھرپور کوششوں کے باوجود جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں جو دُور دراز ملکوں میں بیٹھے ہیں، جنہوں نے کبھی کسی خلیفہ کو دیکھا بھی نہیں ہے خود راہنمائی فرماتے ہوئے خلافت کے جھنڈے تلے آنے کی ہدایت دیتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایسے سینکڑوں ہزاروں لوگ ہیں جن کے سینے اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا اسے پورا کرتے ہوئے ہر روز جماعت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خلافت قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا تو کس طرح لوگوں کے دلوں میں خطبات کے ذریعہ خلافت سے تعلق اور اس سے جڑے رہنے کے جذبات پیدا فرماتا ہے۔ اس بارے میں بعض لوگوں کے واقعات ناظرین کے ایمان کو تازہ کرنے ذیل میں درج ہیں جن سے خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کے وعدے پورے ہونے کا نظارہ ہم دیکھتے ہیں۔

(از خطبہ جمعہ 24 مئی 2024ء فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

برکینا فاسو

افریقہ کے ملک برکینا فاسو کا ایک واقعہ ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خلافت سے محبت کا جذبہ کسی انسان کی تعلیم یا ذہانت کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست فضل اور عطا ہے۔

وہاں کے معلم لکھتے ہیں کہ جب جماعت میں پہلی بار ایم ٹی اے لگایا گیا اور لوگوں نے پہلی بار اپنے خلیفہ وقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ان کی آنکھیں اشک بار تھیں اور خوشی ان کے چہروں سے چھلک رہی تھی۔ کچھ دنوں بعد ایک وفد آیا اور ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم خلیفہ وقت سے ملاقات کے لیے خود تو جا نہیں سکتے لیکن ایم ٹی اے پر انہیں دیکھ کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو سکون ملتا ہے اور اب یہ ہمارا روزانہ کا معمول بن گیا ہے کہ اس ذریعے سے ہم روز خلیفہ وقت سے ملاقات کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ سے ملاقات نہیں کی، ایک ہی زبان بھی نہیں بولتے، لیکن محبت کا وہ رشتہ جو اللہ تعالیٰ دلوں میں پیدا کرتا ہے وہ ان تمام فاصلوں کو مٹا دیتا ہے۔

بر کینا فاسو کا ایک اور واقعہ جو دل کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ ایک معلم بیان کرتے ہیں کہ ایک علاقے میں کافی تبلیغ کے باوجود کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ جاتے وقت کچھ لوگوں کو کہا کہ جب شہر آئیں تو ملنے آئیں۔ کچھ دنوں بعد بون صاحب آئے تو انہیں ایم ٹی اے لگادیا۔ تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے ایم ٹی اے پر حضور انور کو دیکھا تو بے اختیار بول اٹھے کہ اس شخص کو تو میں پہلے ہی خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اور پھر بغیر کسی اور دلیل کے انہوں نے اسی وقت احمدیت قبول کر لی۔ واپس جا کر گاؤں والوں کو بتایا تو کافی اور لوگوں نے بھی احمدیت قبول کر لی اور اب وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔

گیمبیا

گیمبیا سے امیر صاحب ایک نہایت دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ سامبا نامی ایک موٹر مکینک نے اتفاقاً ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کو خطاب کرتے یا خطبہ سنتے ہوئے دیکھا۔ یہ سادہ سا کاریگر کوئی عالم نہیں تھا، کوئی مذہبی طالب علم نہیں تھا، لیکن اس نے جو دیکھا اس نے اس کے دل کی گہرائیوں کو چھو لیا۔ وہ بے اختیار بول اٹھا کہ اس شخص کو خدا تعالیٰ کی حمایت حاصل ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اور پھر اسی یقین کے ساتھ انہوں نے اپنے خاندان کے چودہ افراد سمیت بیعت کر لی۔ بعد میں جب ان کے کاروبار میں بھی برکت آئی تو انہوں نے کہا کہ یہ سب احمدیت کی وجہ سے ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اندھیرے کے لیے ایک روشن سورج کی مانند ہے۔ ایک موٹر مکینک کی زبان پر یہ الفاظ —— یہ وہ بصیرت ہے جو اللہ تعالیٰ خود عطا کرتا ہے۔

گیمبیا کا ایک اور واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک خاص نمونہ ہے۔ گیمبیا کے ایک علاقے کرنگور میں جب جماعت کا قیام ہوا تو الحاجی فائے صاحب نے سخت مخالفت کی۔ جماعتی لٹریچر کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ لیکن ہمارے داعیان نے ہمت نہ ہاری اور انہیں اس بات پر راضی کر لیا کہ صرف ایک بار مشن ہاؤس چلیں، کوئی تبلیغ نہیں ہوگی۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے کہ میں کلاس میں نہیں جاؤں گا، ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ انہیں وہیں بٹھا کر ایم ٹی اے لگا دیا گیا اور باقی سب کلاس کے لیے مسجد چلے گئے۔ جب کلاس کے بعد واپس آئے تو اس شدید مخالف کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں، یہ خلافت تو مجھے سچی لگتی ہے، اب میرے لیے پیٹھ پھیرنا ممکن نہیں۔ اور پھر وہ اپنے خاندان کے دس افراد سمیت جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

جرمنی

سیکرٹری تبلیغ جرمنی ایک عرب دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ وہ تبلیغی سٹال پر آئے، قرآن کریم کا جرمن ترجمہ لے گئے اور رابطے کے لیے اپنا نمبر بھی دیا۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت ملی تو اپنے امتحان کی وجہ سے خود نہ آسکے اور اپنے بڑے بھائی اور ایک فیملی ممبر کو بھجوا دیا۔ جلسے پر حضور انور کی تقریر سننے کے بعد ان کے بھائی نے کہا کہ یہ شخص یقیناً خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ خلافت سچی ہے اور انہوں نے اسی رات بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ دوسرے فیملی ممبر نے پہلے دن بیعت نہیں کی لیکن جب تکفیر کے موضوع پر ایک اور عرب دوست کے سوال کا تفصیلی جواب انہوں نے سنا تو ان کی بھی تسلی ہو گئی اور انہوں نے بیعت کی تقریب سے قبل ہی بیعت فارم بھر کر دستی بیعت کر لی۔

نائیجیریا

نائیجیریا کے مبلغ کہتے ہیں۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے لیے بہت ساری جگہوں پر ڈشیں لگائی گئی ہیں لوگ وہاں خطبات دیکھتے۔ وہ کہتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ مجھے جماعت کے متعلق بہت اعتراضات تھے اور دلی تسلی نہیں ہوتی تھی لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطبہ سنا اور قدرتی طور پر میرا دل تسلی پا گیا۔ مجھے حقیقی اسلام مل گیا ہے اور سارے اعتراضات ختم ہو گئے اور میں نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

کیمرون

کیمرون کے شہر گوانڈیرے میں آٹھ فیملیوں نے بیعت کی۔ ان میں ایک نوجوان عبدالرحمٰن ہے جو اولیول کا طالب علم ہے۔ وہ خلیفہ وقت کے خطبات اس قدر شوق سے سنتا ہے کہ ہر جمعہ کو اپنے سکول ٹیچر سے کہتا ہے کہ مجھے گھر خطبہ سننے کے لیے جانا ہے، سکول چھوڑ سکتا ہوں لیکن خطبہ جمعہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کے والد نے بتایا کہ ہر جمعہ کو سکول چھوڑ کر ایم ٹی اے پر خطبہ سننے آتا ہے۔ خود عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ خطبہ سننے سے میرا ایمان اور علم بڑھتا ہے اور پہلے جو بھی غلط کام کرتا تھا وہ سب چھوڑ دیے ہیں۔

قرغیزستان

قرغیزستان کے سلطان صاحب کا واقعہ ہے۔ ان کے بیٹے اور اہلیہ پہلے احمدی ہو چکے تھے۔ ۲۰۱۷ء سے وہ ہر جمعہ کو جماعتی مشن ہاؤس جانے لگے۔ مشن ہاؤس تقریباً بارہ کلو میٹر دور تھا اور گاڑی میں جاتے ہوئے وہ ہمیشہ خلیفہ وقت کے خطبے کی ریکارڈنگ سنتے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی یہ خطبات سنتا تو میرے احساسات بہت مضبوط ہوتے جاتے۔ پھر ۲۰۲۲ء میں رمضان المبارک کے اختتام پر عید کے دن انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے مختصراً لکھا ہے لیکن جو کچھ میرے اندر روح میں ہو رہا ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہر جمعہ کی نماز میرے لیے مسلسل کچھ نہ کچھ نیا راستہ کھول رہی ہوتی ہے۔ یہ وہ روحانی سفر ہے جو بارہ کلو میٹر کے جسمانی سفر سے شروع ہوا اور روح کی گہرائیوں تک اتر گیا۔

گنی بساؤ

گنی بساؤ کا عثمان بالڈے صاحب کا واقعہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے۔ یہ خود مخالفت کے ارادے سے آئے تھے اور علاقے میں جماعت کی مخالفت کی تنظیم کے لیے مولویوں کو اکٹھا کر کے لائے تھے۔ لیکن ہمارے معلم نے کہا کہ مخالفت ضرور کریں مگر پہلے ایک بار ہمارا پیغام سن لیں۔ جب وہ آئے تو جمعہ کا دن تھا اور ایم ٹی اے پر خطبہ براہ راست آرہا تھا۔ انہیں کہا گیا کہ تھوڑی دیر خطبہ سن لیں۔ انہوں نے کہا صرف تھوڑی دیر سنوں گا لیکن جب سننا شروع کیا تو وقت بھول گئے اور مکمل خطبہ سنا۔ خطبے کے بعد بولے کہ جماعت احمدیہ کافر نہیں ہو سکتی

کیونکہ آپ کے خلیفہ تو صحابہ رسولؐ کی سیرت پیش کر رہے ہیں، اور کوئی کافر جماعت یہ کام نہیں کر سکتی۔ پھر انہوں نے جماعت کی مخالفت ختم کی، اپنی پوری فیملی سمیت احمدیت قبول کی اور آج خود اپنے علاقے میں تبلیغ کرتے ہیں۔

کونگو کنشاسا

کونگو کنشاسا کے لوکل مشنری بیان کرتے ہیں کہ ایک علاقے میں تبلیغی مہم شروع ہوئی تو بعض غیر از جماعت احباب نے منظم مخالفت شروع کر دی۔ تین ماہ بعد انہی مخالفین میں سے ایک شخص عثمان صاحب نے مشن سے رابطہ کیا کہ وہ اپنی پوری فیملی سمیت جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ ایک دن ان کی بیوی سیٹلائٹ چینل دیکھ رہی تھی تو ایم ٹی اے لگ گیا۔ جب وہ جماعت کے بارے میں غلط بولنے لگے تو بیوی نے کہا پہلے پروگرام پورا سنو پھر بولنا۔ خطبہ سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ جو آواز آج میرے کانوں میں پڑی یہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور خلیفہ کو سننے کے بعد جماعت کی سچائی میں مجھے کوئی شک نہیں رہا۔

سینیگال

سینیگال کے عمر صاحب نے حضور انور کو لکھا کہ آپ کا خطبہ جب بھی سنتا ہوں دل میں ایک عجیب لذت کا احساس ہوتا ہے، دعا کریں کہ یہ احساس ہمیشہ رہے اور خطبہ سن کر آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ مجھے آپ سے محبت ہے، دعا کریں کہ خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت مجھے دنیا و مافیہا کی محبت سے بڑھ کر ہو اور پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ آپ کی دعا سے میرے کاروبار میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک طرف روحانی فیض اور دوسری طرف دنیاوی برکت —— یہ ہے خلافت سے تعلق کا ثمر۔

بیلجیم

بیلجیم سے امیر صاحب مراکش کے مصطفیٰ صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے لمبے عرصے تک احمدیت کی تحقیق کی اور پھر بیعت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے ہی بہت سے علماء کی صحبت میں وقت گزارا ہے لیکن خلیفہ وقت کے خطبات نہ صرف قرآن کریم کی صحیح تفسیر ہیں بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتے ہیں۔ یہ خطبات سننے کے بعد مجھے نمازوں کا مزہ آنے لگا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے سچی خوابیں بھی دکھائی ہیں اور احمدیت نے میری زندگی بدل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔

یہ تمام واقعات محض اتفاقی حادثات نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید ہے جس کے ذریعے خلیفہ وقت کے خطبات میں روحانی تاثیرات کے نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب خدا کسی سے محبت کرتا ہے تو ہے یُوضَعُ لَہُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ تو اللہ تعالیٰ اہل زمین کے دلوں میں اس کی مقبول بنا دیتا ہے۔) صحیح بخاری، کتاب الأدب (افریقہ کے جنگل ہوں یا یورپ کے شہر، وسطی ایشیا کی وادیاں ہوں یا بحر اوقیانوس کے جزیرے، ہر جگہ اللہ تعالیٰ خود لوگوں کے دل کھول رہا ہے اور انہیں خلافت احمدیہ کے جھنڈے تلے لا رہا ہے۔ خلافت احمدیہ کی ۱۱۶ سالہ تاریخ کا ہر دن اس بات کا گواہ ہے۔

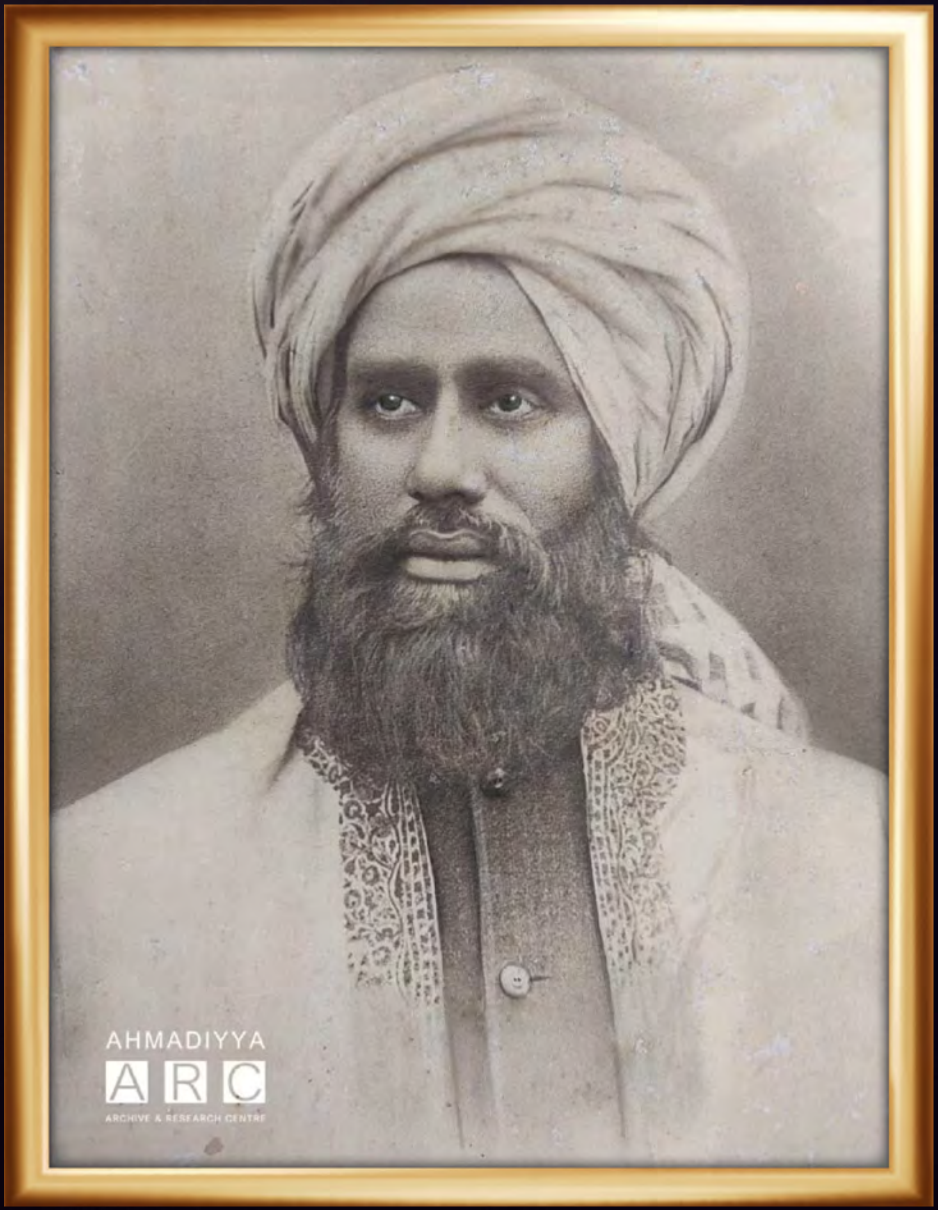

جو مومنوں میں سے خلیفے ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ان کو خوف پیش آتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے۔جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کیلئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔

(حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 222)

خلافت کیا چیز ہے؟ دنیا کی روحانی اور جسمانی اصلاح کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی نیابت کرنی۔ اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جسمانی اور روحانی اصلاح کی طرف متوجہ رہتے تھے خلیفہ کا فرض ہے کہ مخلوق خدا کا نگران رہے

(خلافۃ علی منہاج النبوۃ، جلد اول، صفحہ 9)

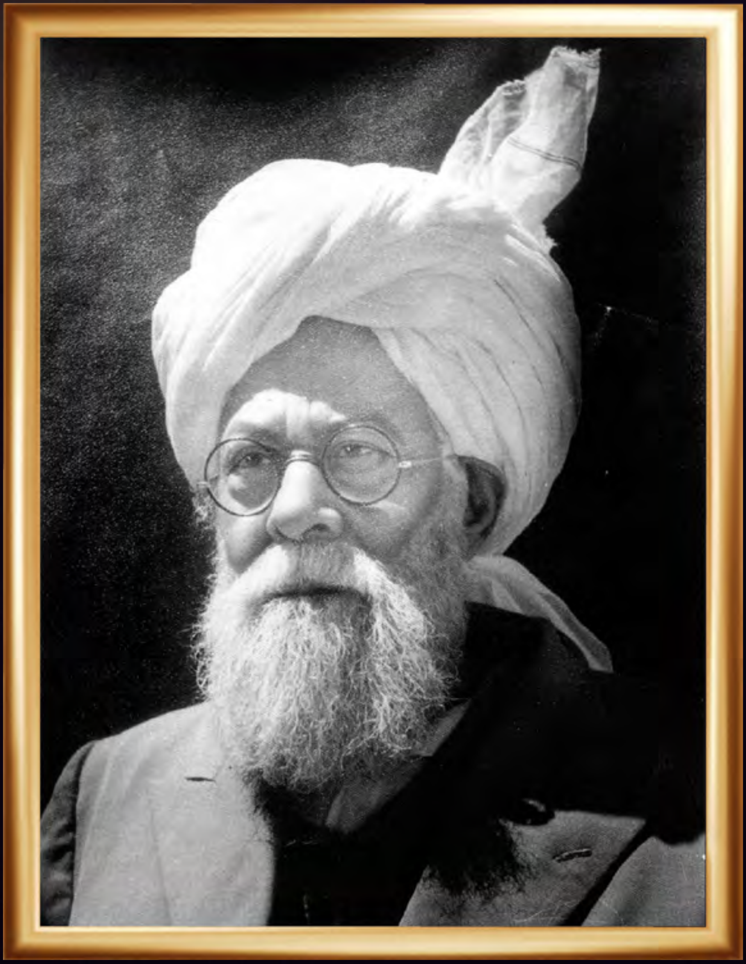

آخر میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی برکات کو یاد رکھیں اور کسی چیز کو یاد رکھنے کے لئے پرانی قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں اس کے لئے خاص طور پر ایک دن مناتی ہیں۔ مثلاً شیعوں کو دیکھ لو وہ سال میں ایک دفعہ تعزیہ نکال لیتے ہیں تا قوم کو شہادت حسینؓ کا واقعہ یاد رہے۔ اسی طرح میں بھی خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن خلافت ڈے کے طور پر منایا کریں۔ اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں

(مشعل راہ، جلد اول، صفحہ 783)

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

تحریر از شمران احمد، بیری ساؤتھ

کسی بھی قوم کی بقاء اور تسلسل کا دار و مدار اس کے نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ قومیں اپنی شان و شوکت، دولت یا عظیم الشان تعمیرات کی وجہ سے زندہ نہیں رہتیں بلکہ ان کے باہمت، منظم اور فعال نوجوانوں کی بدولت زندہ رہتی ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جن قوموں نے محض اپنی ظاہری عظمت اور وقار کی فکر کی، وہ وقت کے ساتھ ساتھ نابود ہو گئیں۔ اس کے برعکس جن قوموں نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دی، وہ آج بھی قائم و دائم ہیں۔

یہ بات بھی درست ہے کہ قوم کے بچے، بزرگ اور خواتین سبھی قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ جب کسی قوم کے نوجوان سستی اور غفلت میں مبتلا ہو جائیں تو وہ قوم زوال کی طرف گامزن ہو جاتی ہے۔

"اس قوم کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی جس قوم کے نوجوان ذمہ دار اور محنتی ہوں، اور کسی قوم کی بربادی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس قوم کے نوجوان بے فکرے اور کاہل ہو جائیں۔"

نوجوانی انسانی زندگی کا ایک انمول اور سنہری دور ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان میں جوش، ولولہ، نئی سوچ، بے پناہ توانائی، خداداد صلاحیتیں اور انقلاب برپا کرنے کی امنگ اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ تاریخِ عالم میں جتنے بھی انقلابات آئے، نوجوانوں کا کردار ان میں ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔

کلامِ اقبال — نوجوانوں کے نام

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں

نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
اُمیدِ مردِ مؤمن ہے خدا کے راز دانوں میں

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سُلطانی کے گنبد پر
تُو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو قبول کرنے میں نوجوان ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمر رسیدہ افراد پرانے عقائد میں جکڑے ہوتے ہیں، جبکہ نوجوان نسل تازہ ذہن اور کھلے دل کے ساتھ نئی راہ اپنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی پیروکاروں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نمایاں ہیں، جنہوں نے مصائب و مشکلات سے بھرے دور میں اسلام قبول کیا، بے شمار دشمنیاں برداشت کیں اور آخر کار خلفائے راشدین کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا:

اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ بِاَیِّہِمُ اقۡتَدَیۡتُمۡ اھۡتَدَیۡتُمۡ

ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں کہ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور نوجوان نسل

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل مسیح آخر الزمانؑ کے اس دور میں بھی وہی مثالیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپؑ کو بھی خدا تعالیٰ نے صحابہ کی ایک باوفا جماعت عطاء فرمائی جن میں اکثر نوجوان تھے اور انہوں نے بھی قربانیوں کی وہی مثالیں قائم کیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے وعدہ فرمایا:

ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء

ترجمہ: تیری مدد ایسے آدمی کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے نوجوانوں کو خدمتِ دین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی صحت پر نازنہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفاء کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوعِ انسان کو دیا گیا ہے۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھودے۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 263)

آپؑ نے نوجوانوں کو زمانہ شباب میں تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

”حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے۔ جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 197)

خلافتِ احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافتِ احمدیہ کے نظام کو قائم فرمایا، جس کی بدولت جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد باہم مربوط ہیں۔ خلافتِ ثانیہ کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ اس تنظیم کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرلے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔“

(مشعل راہ صفحہ 82)

نوجوانوں کی تربیت: حضرت مصلح موعودؓ کی رہنمائی

”قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور

مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو... جب کوئی قوم ایک خاص مقصد اور مدعا لے کر کھڑی ہوئی ہو تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مقصد اور مدعا کو نوجوانوں کے ذہنوں میں پورے طور پر داخل کرے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ 49)

نوجوانوں میں دینی روح پیدا کرنا

"احباب کو معلوم ہو گا کہ میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سنبھال لی ہے۔ میں نے یہ قدم اس لئے اٹھایا ہے کہ نوجوانوں کو زیادہ تر دین کی طرف مائل کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے روحانی جماعتوں کا اوڑھنا بچھونا سب روحانی ہوتا ہے۔ اس میں کوتاہی ہو جائے تو اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ 634)

نوجوان قوم کے امین ہیں

"ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی کوئی امانت نہیں ہو سکتی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کے لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دو تا کہ قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ 921)

موجودہ دور اور عالمِ شباب

آج کے دور میں نوجوانوں کو بے شمار فتنوں کا سامنا ہے۔ اخلاقی پستی، گمراہ کن عقائد، مذہب کے نام پر انتہاپسندی اور معصوموں کا قتل، یہ سب اسلام کی صحیح تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے۔ احمدی نوجوانوں پر اللہ کا یہ خاص فضل ہے کہ انہیں خلافتِ احمدیہ کے روحانی نظام کے سائے میں زندگی گزارنے کی سعادت نصیب ہے، جہاں قدم قدم پر رہنمائی میسر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اصلاح کا بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ جو نورِ معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 162)

نسلوں کا تسلسل: ترقی کی بنیاد

"قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستگی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں... جب مسلسل کئی نسلیں ان تعلیموں پر عمل کرتی چلی جاتی ہیں تب وہ ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور دنیا کے لئے حیرت انگیز طور پر مفید بن جاتی ہیں۔"

(مشعلِ راہ صفحہ 79-81)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان زریں نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پس یہ خلافت ہی وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم میں پیدا کیا ہوا ہے جس کے ذریعہ سے ایک اکائی جماعت احمدیہ میں پیدا ہو گئی ہے اور دنیا کے دو سو پندرہ ممالک میں رہنے والا ہر احمدی ایک اکائی بن کر اس نظام سے جڑا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2025

تصویر از شیخ عرفان، قادیان